12 ماہ کا مدنی قافلہ کرنے والوں کے سفر سے متعلق مختلف احکام

مجیب: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: 133

تاریخ اجراء: 15 ذوالقعدۃ الحرام 1436ھ / 31 اگست 2015ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ

(1) بارہ ماہ میں سفر کرنے والے اسلامی بھائیوں کا سفر گھر سے شمار ہو گا یا تربیت گاہ سے؟ اس دوران یعنی گھر سے تربیت گاہ تک جو نمازیں پڑھیں گے ان کی قصر ہو گی یا نہیں؟

(2) تربیت گاہ سے جب مدنی قافلے سفر کرتے ہیں، تو عموماً 12 دن کے لئے سفر ہوتا ہے اور اگر 30 دن کا قافلہ ہو، تو بھی ایک شہر میں 15 دن قیام نہیں ہوتا، اس صورت میں نماز قصر ہو گی یا مکمل؟

(3) 12 ماہ والے اسلامی بھائی مدنی مرکز کے پابند ہوتے ہیں، خود سے قیام کی نیت نہیں کر سکتے، مدنی مرکز جب چاہے سفر پر روانہ فرمادے، اس صورت میں نمازیں پڑھنے کے حوالے سے ان کے لیے کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوالات کے جوابات سے پہلے کچھ باتیں ذہن نشین کر لیں:

ایک یہ کہ مسافر وہ ہوتا ہے جو اپنے گھر سے 92 کلومیٹر کے یکمشت سفر کی نیت سے اپنی بستی یا شہر سے نکل جائے۔

دوسری یہ کہ مسافر اگر کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زائد رہنے کی نیت نہیں کرتا، تو وہ وہاں اور راستے میں نماز قصر کرے گا۔

چنانچہ الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: ”ویصیر مسافرا إذا فارق بیوت المصر قاصدا مسیرۃ ثلاثۃ أیام ولیالیھا بسیر الإبل ومشی الأقدام۔۔۔ ولا یزال علی حکم السفر حتی یدخل مصرہ أو ینوی الإقامۃ خمسۃ عشر یوما فی مصر أو قریۃ“ ترجمہ: آدمی اس وقت مسافر ہو گا کہ جب وہ اپنے شہر کے گھروں سے نکل جائے اور اس کا ارادہ اس جگہ جانے کا ہو کہ جو انسانی یا اونٹ کی چال کے اعتبار سے تین دن رات کی مسافت بنتی ہو اور

آدمی جب تک اپنے شہر میں نہ داخل ہو جائے یا کسی شہر یا گاؤں میں پندرہ دن تک رہنے کی نیت نہ کرلے اس وقت تک مسافر ہی رہے گا۔(الاختیار لتعلیل المختار، جلد1، صفحہ 265، مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:"ولا یزال علی حکم السفر حتی ینوی الاقامۃ فی بلدۃ او قریۃ خمسۃ عشر یوما او اکثر"ترجمہ: آدمی اس وقت تک مسافر رہے گا جب تک کسی شہر یا گاؤں میں پندرہ دن یا زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہ کرلے۔(فتاوی عالمگیری، جلد1، صفحہ154، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

تیسری یہ کہ ایک جگہ اگر پندرہ دن رہنے کی نیت کرلی، تو وہ جگہ اس کے لئے وطن اقامت بن جائے گی اور وطن اقامت وہاں سے سفر شرعی کرنے یا کسی اور جگہ کو وطن اقامت بنانے یا وطن اصلی لوٹ جانے سے ہی باطل ہو گا۔

مراقی الفلاح میں ہے:"ویبطل وطن الإقامۃ بمثلہ ویبطل أیضا بإنشاء السفر بعدہ وبالعود للوطن الأصلی"ترجمہ: وطنِ اقامت (جہاں مسافر نے پندرہ دن یا زیادہ ٹھہرنے کی نیت کی ہو) دوسرے وطن اقامت سے باطل ہو جاتا ہے، یونہی اس کے بعد سفر کا آغاز کرنے سے یا اپنے وطن اصلی کی طرف لوٹنے سے بھی وطن اقامت باطل ہو جاتا ہے۔(مراقی الفلاح، باب صلاۃ المسافر، صفحہ 381، مطبوعہ دار الخیر الاسلامیہ)

چوتھی یہ کہ اگر کوئی شخص نیت کرنے میں مستقل نہیں ہے، بلکہ کسی کا تابع ہے تو وہ مسافر ہی رہے گا، اگرچہ پندرہ دن سے زائد رہنے کی نیت کرلے، جب تک کہ متبوع کی نیت کا پتہ نہ چلے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:"وکل من کان تبعا لغیرہ یلزمہ طاعتہ یصیر مقیما بإقامتہ ومسافرا بنیتہ"ترجمہ: ہر وہ آدمی جو کسی غیر کے تابع ہے، تو اس کو اس کی اطاعت لازم ہے، اسی کی نیت سے مقیم ہو گا اور اسی کی نیت سے مسافر۔(فتاوی عالمگیری، جلد1، صفحہ 155، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

بہار شریعت میں ہے:"مسافر اگر اپنے ارادہ میں مستقل نہ ہو، تو پندرہ دن کی نیت سے مقیم نہ ہو گا، مثلاً: عورت جس کا مہر معجل شوہر کے ذمّہ باقی نہ ہو کہ شوہر کی تابع ہے اس کی اپنی نیت بیکار ہے اور غلام غیر مکاتب کہ اپنے مالک کا تابع ہے اور لشکری جس کو بیت المال یا بادشاہ کی طرف سے خوراک ملتی ہے کہ یہ اپنے سردار کا تابع ہے اور نوکر کہ یہ اپنے آقا کا تابع ہے اور قیدی کہ یہ قید کرنے والے کا تابع ہے اور جس مالدار پر تاوان لازم آیا اور شاگرد جس کو استاذ کے یہاں سے کھانا ملتا ہے کہ یہ اپنے استاذ کا تابع ہے اور نیک بیٹا اپنے باپ کا تابع ہے۔ ان سب کی اپنی نیت بے کار ہے، بلکہ جن کے تابع ہیں ان کی نیتوں کا اعتبار ہے، ان کی نیت اقامت کی ہے، تو تابع بھی مقیم ہیں ان کی نیت اقامت

کی نہیں، تو یہ بھی مسافر ہیں۔" (بہار شریعت، جلد1، صفحہ 745۔746، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

اب آپ کے سوالوں کے جوابات بالترتیب یہ ہیں:

(1) بارہ ماہ میں سفر کرنے والے اسلامی بھائی کے گھر کی آبادی سے نکلنے اور تربیت گاہ کے درمیان 92 کلو میٹر کا فاصلہ ہے اوران کا یکمشت سفر کا ارادہ تھا، تو راستے میں نماز قصر ہی پڑھیں گے اور اگر تربیت گاہ میں 15 دن یا اس سے زائد رہنے کی نیت نہیں ہے، تو یہاں بھی نماز قصر ہی پڑھیں گے اور اگر یہاں پندرہ دن یا اس سے زائد رہنے کا ارادہ ہے، تو مکمل نماز پڑھیں گے۔

(2) یہ اسلامی بھائی اگر تربیت گاہ میں مسافر ہی تھے یا پھر مقیم تھے اور اب 92 کلو میٹر کے فاصلہ پر جائیں گے، تو نماز قصر ہی کریں گے۔ اور اگر تربیت گاہ میں وہ مقیم تھے اور جہاں سفر کیا ہے وہ جگہ 92 کلو میٹر سے کم فاصلے پر ہے اور قافلہ کا قیام 15 دن سے کم ہے، تو اس صورت میں یہ نماز مکمل ہی پڑھیں گے۔

(3) یہ اسلامی بھائی تربیت گاہ کے تابع ہیں ان سے پوچھ لیں اگر وہ کہتے ہیں کہ یہاں 15 دن رہنا ہیں، تو مقیم ہیں ورنہ مسافر ہی رہیں گے، اگرچہ وہیں پندرہ دن سے زیادہ رکتے ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net